بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

قیمت فی پرچہ ۵۰ پیسے

جلد ۳۵ | ۴ رجب ۱۴۰۱ھ ؛ ۹ ہجرت ۱۳۶۰ ہش ؛ ۹ مئی ۱۹۸۱ء | نمبر ۱۰۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبار احمدیہ

۔۔ ربوہ ۶ ہجرت / مئی ۔ سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز آجکل اسلام آباد میں قیام فرما ہیں۔ حضور کی صحت کے بارے میں جناب امیر صاحب مقامی محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کی خدمت میں آمدہ ۵ ہجرت / مئی کی اطلاع مظہر ہے کہ

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب کرام التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل اور عنایت خاص سے ہمارے جان سے پیارے آقا کو صحت و سلامتی اور خیر و عافیت سے رکھے۔ اور آپ پر اپنی رحمتوں کی موسلا دھار بارش برساتے رکھے۔ اور ہر میدان میں آپ کو معجزانہ کامیابیوں سے نوازتا چلا جائے۔ آمین

۔۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت ہمدرد

(باقی دیکھیں صفحہ ۳)

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کے آٹھویں مرحلہ میں

پچھلے تمام مراحل سے زیادہ نمایاں مالی قربانی پیش کریں

اس عظیم منصوبہ کی کامیابی کے لئے دعاؤں کی بھی بہت ضرورت ہے

صد سالہ جوبلی فنڈ کے آٹھویں مرحلہ کے آغاز پر سیدنا حضور ایدہ اللہ کا خصوصی پیغام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھو الناصر

احباب کرام: السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

جلسہ سالانہ ۱۹۷۳ء کے موقعہ پر میں نے جماعت کو اس طرف توجہ دلائی تھی کہ پندرہ سال کے بعد ہماری جماعتی زندگی پر ایک صدی پوری ہو جائیگی اور ان بشارتوں کے پیش نظر جو ہمیں ملی ہیں اگلی صدی انشاء اللہ العزیز غلبۂ اسلام کی صدی ہوگی اس لئے اس صدی کے شایانِ شان استقبال کے لئے ہمیں ابھی سے تیاری شروع کر دینی چاہیئے۔

اس سلسلہ میں میں نے جماعت کے سامنے ایک عظیم منصوبہ رکھا تھا جو "صد سالہ احمدیہ جوبلی منصوبہ" کے نام سے موسوم ہے اور اس اہم منصوبہ کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے میں نے جس مالی قربانی کا قوم سے مطالبہ کیا تھا اس کا نام "صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ" رکھا گیا۔ مخلصین جماعت احمدیہ نے اپنی درخشندہ روایات۔ ایثار و قربانی کو برقرار رکھتے ہوئے والہانہ لبیک کہی اور اب اس مالی قربانی کا آٹھواں مرحلہ شروع ہو چکا ہے۔

آنے والی صدی کے استقبال کے لئے ہم نے جو کام کرنے ہیں اس کی مجلس شوریٰ کے دوران ان کے متعلق ذرا تفصیل سے بیان کر چکا ہوں کہ یہ ایک بہت عظیم منصوبہ ہے۔ اس کے لئے بڑا وقت اور بڑی کوشش چاہیئے۔ نیز اسی کے مطابق وسائل بھی۔ خدا تعالیٰ کا فضل ہے کہ کام کی رفتار تسلی بخش ہے۔ کام ہو رہے ہیں۔ مثلاً ملک سویڈن میں مسجد اور مشن ہاؤس کی تعمیر۔ ملک ناروے میں مسجد اور مشن ہاؤس کا اجراء۔ لنڈن میں ایک عالمی کسر صلیب کانفرنس کا کامیاب انعقاد جس سے عیسائی دنیا میں ایک تہلکہ مچ گیا اور ہمیں اسلام کا پیغام کروڑوں انسانوں تک پہنچانے کا موقعہ مل گیا۔ اور اب اگلے سال امریکہ میں اس سے بھی بڑے پیمانے پر دوسری کسر صلیب کانفرنس ہوگی۔ انشاء اللہ تعالیٰ

گزشتہ سال قرطبہ ملک سپین میں ۷۴۴ سال کے وقفہ کے بعد جماعت کو سب سے پہلی مسجد کے میرے ہاتھوں سنگ بنیاد

(باقی صفحہ ۳)

روزنامہ الفضل ربوہ

۴ رجب ۱۴۰۱ھ

۹ ہجرت ۱۳۶۰ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شیطان ۔ ایک امتحان

یہ دنیا ایک امتحان اور آزمائش کا دور ہے۔ اس دنیا میں آنے کا مقصد ہی کسی اور دنیا کے لئے امتحان دینا ہے۔ جو اس امتحان میں کامیاب ہو جائے وہ خوشی اور خوشحالی کا وارث قرار پاتا ہے اور جو رہ جائے وہ نکبت و ادبار کا شکار ہو جاتا ہے اس عارضی اور امتحانی دور میں کسی کالج کے ناسمجھ اور آوارہ لڑکے کی طرح چند روز عیاشی اور وقت ضائع کرنے میں بھی گنوائے جا سکتے ہیں اور کسی محنتی اور سمجھدار لڑکے کی طرح اپنے امتحان کی تیاری بھی کی جا سکتی ہے۔

یہی فلسفہ شیطان کے وجود کا ہے۔ یہ گویا ایک امتحانی پرچہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے اسی طرح انسانی زندگی اور پیدائش کے ساتھ لازم کر رکھا ہے جس طرح سے ایک طالب علم کے داخلہ لینے کے ساتھ ہی اسے یہ بتا دیا جاتا ہے کہ اس کلاس سے امتحان دے کر ہی کامیابی ملے گی۔ یہ بات جواب بنتی ہے اس اعتراض کا کہ شیطان کو اللہ تعالیٰ نے خود پیدا کر کے دنیا کو تباہی کے راستے پر لگا دیا ہے۔ اور گویا خود انسانوں کو گمراہ کرنا چاہا ہے۔ حالانکہ شیطان کسی وجود کا نام نہیں بلکہ بدی کی قوت کا نام ہے۔ جس طرح سے انسان کے اندر اللہ تعالیٰ نے متعدد اقسام کی قوتیں رکھی ہیں جسمانی، روحانی، اخلاقی، ذہنی وغیرہ اسی طرح سے ان قوتوں کی باگ ڈور دو قوتوں کے ہاتھ میں تھما دی ہے اور وہ ہیں خیر اور شر کی قوتیں۔ برائی کی قوت کو شیطان کا نام دیدیا ہے اور اچھائی کی قوت کو فرشتوں کا نام دے دیا ہے۔ اس نکتہ کی وضاحت حضرت اقدس ..... یوں فرماتے ہیں:۔

"شیطان کے وجود پر بعض ناسمجھ اعتراض کرتے ہیں کہ گویا خدا نے خود لوگوں کو گمراہ کرنا چاہا۔ مگر یہ بات نہیں ہے بلکہ ہر ایک دانا اس بات کو سمجھ سکتا ہے کہ ہر ایک انسان میں دو قوتیں ضرور پائی جاتی ہیں جن میں سے ایک قوت کو عربی میں لمۃ شیطان کہتے ہیں اور دوسری کو لمۃ ملک۔ یعنی انسانی فطرت میں یہ بات مشہود ہے کہ کبھی نامعلوم اسباب سے نیک خیال اس میں پیدا ہوتا ہے اور نیک کاموں کی طرف دل رغبت کرتا ہے۔ اور پھر کبھی بد خیال اس کے دل میں اٹھتا ہے اور بدی اور بدکاری اور ظلم اور شر کی طرف اس کی طبیعت مائل ہو جاتی ہے۔ پس وہ قوت جو بد خیالی کا منبع ہے قرآنی تعلیم کی رو سے وہ شیطان ہے۔ اور وہ قوت جو نیک خیال کا منبع ہے وہ فرشتہ ہے۔"

(مضمون جلسہ لاہور منسلکہ چشمۂ معرفت صفحہ ۶۸)

اس سے یہ بات طے ہو جاتی ہے کہ شیطان کوئی فرضی داستانی مخلوق نہیں جس کے دو بڑے بڑے سینگ ہوں، سرخ انگارہ آنکھیں ہوں دو دانت باہر نکلے ہوئے ہوں اور جو غیر مرئی فوق الفطرت طاقتوں کی مالک ہو بلکہ محض بدی کی قوت ہے جو انسان میں موجود ہے۔ اس بات کے طے ہو جانے کے بعد کہ شیطان کیا ہے۔ یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ شیطان کو پیدا کیوں کیا گیا ہے؟ اور خدا تعالیٰ کی یہ پیدا کی ہوئی قوت خدا تعالیٰ ہی کی ذات کی نفی کیوں کرتی ہے؟ کیونکہ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ شیطان کو خدا تعالیٰ کی ہستی کا علم اور یقین ہے اور پھر بھی وہ خدا تعالیٰ کی ہستی کے بارے میں شکوک پھیلاتا پھرتا ہے۔ یہ بھی سوال پیدا ہوتا ہے کہ آخر بدی کی اس قوت کو پیدا کرنے کی ضرورت کیا تھی؟ دنیا میں جو فساد اس نے مچایا ہے اگر یہ قوت نہ ہوتی تو یہ فساد نہ مچتا۔ اس سوال کا کافی و شافی جواب [illegible] دیں دیا۔ ارشاد ہے:۔

"اگر کوئی کہے کہ جس حالت میں شیطان کو خدا تعالیٰ کی ہستی اور وحدانیت پر یقین ہے تو پھر وہ خدا تعالیٰ کی نافرمانی کیوں کرتا ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ اس کی نافرمانی انسان کی نافرمانی کی طرح نہیں ہے بلکہ وہ اسی غایت پر انسان کی آزمائش کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ اور یہ ایک راز ہے جس کی تفصیل انسان کو نہیں دی گئی اور انسان کی خاصیت اکثر اور اغلب طور پر یہی ہے کہ وہ خدا تعالیٰ سے کمی فیضیت علم کامل حاصل کرنے سے ہدایت پا لیتا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء

ہاں جو لوگ شیطانی سرشت رکھتے ہیں وہ اس قاعدہ سے باہر ہیں۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۱۹ حاشیہ)

بندے سے اللہ تعالیٰ کی شدید اور گہری محبت

اللہ تبارک و تعالیٰ جل شانہٗ اپنے بندے سے کس درجہ شدید اور گہری محبت رکھتا ہے اس کا اندازہ اور قیاس بہت کم لوگوں کو ہے۔ درحقیقت یہ وہ کوچہ ہے جہاں پر آ کر دنیا کی ہر لذت پھیکی پڑ جاتی ہے۔ ہر محبت حقیر اور چھوٹی لگنے لگتی ہے اور ہر جذبہ محض بیکار معلوم ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندہ سے کتنی محبت کرتا ہے اس کا اندازہ حضرت اقدس ..... کی ایک تحریر سے لگیئے۔ اس میں قبولیت دعا کی فلاسفی کو حل کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی اپنے بندے سے شدید اور گہری محبت کا ایک نہایت ہی پُر لطف اور روح پرور نظارہ سامنے آتا ہے۔ آپ قبولیت کی دوسری شرط یوں بیان فرماتے ہیں:۔

"دوسری شرط یہ ہے کہ اس کی عقد ہمت اور توجہ اس قدر ہو کہ گویا ایک شخص کے زندہ کرنے کے لئے ہلاک ہو جائے اور ایک شخص کو قبر سے باہر نکالنے کے لئے آپ گور میں داخل ہو۔ اس میں راز یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کو اپنے مقبول بندے اتنے زیادہ پیارے ہوتے ہیں جیسا کہ ایک خوبصورت بچہ جو ایک ہی ہو اس کی ماں کو پیارا ہوتا ہے۔ پس جبکہ خدائے رحیم و کریم دیکھتا ہے کہ ایک مقبول و محبوب اس کا ایک شخص کی جان بچانے کے لئے روحانی مستغرق در تضرعات اور مجاہدات کی وجہ سے اس حد تک پہنچ گیا ہے کہ قریب ہے کہ اس کی جان نکل جائے تو اس کو ملائکہ محبت کی وجہ سے ناگوار گذرتا ہے کہ اسی حال میں اس کو ہلاک کر دے۔ تب اس کے لئے اس دوسرے شخص کا گناہ بخش دیتا ہے جس کے لئے وہ پکڑا گیا تھا۔ پس اگر وہ کسی مہلک بیماری میں گرفتار ہے یا کسی اور بلا میں اسیر و لاچار ہے تو اپنی قدرت سے ایسے اسباب پیدا کر دیتا ہے جس سے رہائی ہو جائے اور بسا اوقات اس کا ارادہ ایک شخص کے قطعی طور پر ہلاک کرنے یا برباد کرنے پر قرار یافتہ ہوتا ہے لیکن جب ایک مصیبت زدہ کی خوش قسمتی سے ایسا شخص پُر درد تضرعات کے ساتھ درمیان میں آ پڑتا ہے جس کو حضرت عزت میں وجاہت ہے تو وہ مصل مقدمہ جو سزا دینے کے لئے مکمل اور مرتب ہو چکی ہے چاک کرنی پڑتی ہے کیونکہ اب بات اعیاد سے یار کی طرف منتقل ہو جاتی ہے اور یہ کیونکر ہو سکے کہ خدا اپنے سچے دوستوں کو عذاب دے۔"

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۶۶-۶۷)

بحر حکمت کے موتی جوامع الکلم جواہر الکلام

ارشاد باری تعالیٰ:۔

وَيُطْعِمُونَ الطَّعَامَ عَلَىٰ حُبِّهِ مِسْكِينًا وَيَتِيمًا وَأَسِيرًا۔ (الدہر: ۹)

ترجمہ:۔ اور خدا کے بندے اللہ تعالیٰ کی محبت کی وجہ سے مسکین یتیم اور قیدی کو کھانا کھلاتے ہیں۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم:۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا بھوکے کو کھانا کھلاؤ۔ مریض کی تیمارداری کرو اور قیدی کو رہا کرو۔ (بخاری)

ملفوظات:۔

"جو شخص اپنی اہلیہ اور اپنے اقارب سے نرمی اور احسان کے ساتھ معاشرت نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص اپنے ہمسایہ کو ادنیٰ ادنیٰ خیر سے بھی محروم رکھتا ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں۔ جو شخص نہیں چاہتا کہ اپنے قصوروار گناہ بخشے اور کینہ پرور آدمی ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں۔" (کشتی نوح)

"بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو نہ ان کی تحقیر۔ عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو نہ خود نمائی سے ان کی تذلیل اور امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو نہ خود پسندی سے ان پر تکبر۔ ہلاکت کی راہوں سے ڈرو خدا سے ڈرتے رہو اور تقویٰ اختیار کرو۔"

(کشتی نوح)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سویڈن میں تبلیغ احمدیت

◉ متعدد گروپس کی مسجد میں آمد ◉ سکولوں میں اسلام پر لیکچر ◉ درس القرآن سنڈے سکول

◉ سویڈش زبان میں ایک نئی کتاب کی اشاعت

(مکرم حامد کریم محمود صاحب شاہد مبلغ سلسلہ مقیم سویڈن)

اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان سے مسجد ناصر گاتھن برگ سویڈن کی پہلی اور منفرد مسجد ہے جہاں سے اسلامی تعلیمات کے متعلق معلومات حاصل کرنیوالوں کے گروپس قریباً روزانہ ہی مسجد میں آتے ہیں بعض دنوں میں تو یہ سنڈی گروپس دن میں تین تین چار چار بھی آجاتے ہیں اور ہر گروپ میں کم از کم پچیس افراد ہوتے ہیں۔ کم و بیش بھی ہوتے ہیں مگر اوسطاً ۲۵ افراد ہوتے ہیں ان کا طریق یہ ہے کہ پہلے سے فون کر کے وقت مقرر کر لیتے ہیں اور پھر وقت مقررہ پر مسجد تشریف لاتے ہیں سب سے پہلے انہیں اسلامی طریق پر خوش آمدید کہا جاتا ہے اور پھر مسجد کے ہال میں بیٹھ کر ان کو اسلام کا مختصر تعارف کروایا جاتا ہے اور اس کے بعد ان کو سوالات کرنے کی دعوت دی جاتی ہے بعض طلباء تو پہلے سے سوالات لکھ کر لاتے ہیں بعض سوالات مسجد میں آکر پیدا ہوتے ہیں بہرحال اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ سلسلہ بہت کامیابی سے جاری ہے۔

سویڈن کے مختلف اور دور دراز علاقوں سے بھی سنڈی گروپس تشریف لاتے ہیں۔ ان میں سے بعض کاروں پر اور اکثر سپیشل بسیں لے کر آتے ہیں یہ گروپ کم از کم ۱½ گھنٹہ تو مسجد میں ٹھہرتا ہے سوال و جواب سے فارغ ہو کر سب کی خدمت میں چائے یا کافی پیش کی جاتی ہے۔ جس کا ان پر بہت اچھا اثر پڑتا ہے کیونکہ سویڈن جیسے ملک میں اگر ماں باپ بھی اپنے بچوں کو ملنے جائیں تو اپنے کھانے کا انتظام خود کر کے جاتے ہیں الا ماشاء اللہ اکثر تو چائے وغیرہ پینے کے بعد پوچھ لیتے ہیں کہ ہم اس کی کتنی رقم ادا کریں لیکن جب ان کو بتایا جاتا ہے کہ آپ ہمارے مہمان ہیں اور یہ تو آپ کی طرف سے ہمارا اعزاز ہے کہ آپ نے ہمیں خدمت کا موقعہ دیا۔ انہیں اسلامی تعلیم مہمان نوازی کے متعلق بتائی جاتی ہے جس سے وہ بہت متاثر ہوتے ہیں بعض بوڑھے لوگ خاص طور پر اتنے خوش ہوتے ہیں کہ مسجد کے کارڈ خرید کر ان پر خاکسار کے دستخط کرواتے ہیں تاکہ آئندہ بھی تعلق رکھا جا سکے

یہ سب اللہ تعالیٰ کے فضل اور جماعت احمدیہ کے طفیل ہے۔

ذالک فضل اللہ

گروپس کی مسجد میں آمد۔

ماہ مارچ میں جو سنڈی گروپس مسجد ناصر تشریف لائے ان کی تفصیل درج ذیل ہے۔

دو مارچ بروز سوموار پچیس طلبہ جو کہ کالج میں پڑھتے ہیں مسجد تشریف لائے ان کو اسلام کا تعارف کروایا گیا آخر میں ان کے سوالات کے جوابات دیئے گئے

چار مارچ بروز بدھ جمناز یم کلاس کے پچیس طلبہ کا گروپ مسجد آیا اور ڈیڑھ گھنٹہ مسجد میں سوال و جواب کی محفل رہی۔

اسی دن دوپہر کے بعد گاتھن برگ سے ۵۰ کلومیٹر دور VARBERG سے ایک سپیشل بس ساٹھ طلبہ کو لیکر آئی اس میں تین کلاسیں شامل تھیں ان کے ساتھ ان کے اساتذہ بھی تھے دو گھنٹے تک سوال و جواب کا سلسلہ جاری رہا اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت اچھا پروگرام رہا۔

پانچ مارچ بروز جمعرات تیس بڑی عمر کے سویڈش حضرات کا ایک گروپ مسجد آیا یہ سارے کے سارے پنشنر تھے بہت دلچسپی سے ساری کاروائی انہوں نے سنی اور دلچسپ سوالات بھی کئے یہ اپنے ساتھ کافی اور کیک وغیرہ بنا کر لائے تھے گلاس وغیرہ مسجد سے ان کو مہیا کئے گئے کافی لٹریچر اور ویو کارڈ خرید کر لے گئے۔

چھ مارچ بروز جمعہ دو گروپس مسجد آئے ایک گروپ مجھ سے پہلے آگیا ان کو اسلام کا تعارف کرایا بعد میں جمعہ کے وقت ۲۵ طلبہ کا گروپ اور آگیا دونوں گروپس نے جمعہ کی کاروائی دیکھی اور بعد میں ان کے ساتھ سوال و جواب کی محفل منعقد ہوئی۔ بہت اچھا اثر لے کر گئے لٹریچر وغیرہ اور ویو کارڈ بھی خرید کر لے گئے دونوں گروپس کی تعداد ۴۰ تھی۔

۸ر مارچ بروز اتوار سکولوں میں چھٹی تھی البتہ پانچ افراد جن میں تین یوگوسلاوین مسلمان اور دو سویڈش تھے مسجد آئے دو گھنٹے تک مسجد میں ٹھہرے لٹریچر اور ویو کارڈ بھی لے کر گئے۔

۹ر مارچ بروز سوموار دو گروپ مسجد آئے ایک صبح ۱۰ بجے اور دوسرا ایک بجے بعد دوپہر دونوں گروپس میں طلباء کی تعداد پچاس تھی۔

دس مارچ بروز منگل دو ترک مسلمان لڑکیاں جو یہاں یونیورسٹی میں تعلیم حاصل کر رہی ہیں مسجد آئیں۔ انہوں نے جماعت احمدیہ کے متعلق سوالات لکھے ہوئے تھے اور باقاعدہ ٹیپ کر کے ساری کاروائی نوٹ کی۔ انہوں نے بتایا کہ عورت کو اسلام میں بہت ذلیل سمجھا جاتا ہے اسی سلسلہ میں انہوں نے اپنے ملک ترکی کی مثال دی کہ وہاں مرد اپنی عورتوں پر بہت ظلم کرتے ہیں۔ خاکسار نے ان کو اسلام کی تعلیم بتائی اور بتایا اسلام اس کی اجازت نہیں دیتا۔ اسلام نے جو عزت اور حقوق عورتوں کو دیئے ہیں وہ کسی اور مذہب نے نہیں دیئے میں نے انہیں بتایا کہ جماعت احمدیہ کا قیام ہی اس لئے عمل میں آیا ہے کہ صحیح اسلامی تعلیم کو رواج دیا جائے اور ہر قسم کی خلاف اسلام اور ظالمانہ رسوم کو ختم کر دیا جائے دو گھنٹے تک یہ لڑکیاں مسجد میں رہیں اور جماعت کے متعلق بہت اچھا تاثر لے کر گئیں

گیارہ مارچ بروز بدھ دو گروپس مسجد آئے ان کی تعداد پچیس تھی۔ دونوں گروپس جمناز یم کلاس (کالج) کے تھے

بارہ مارچ بروز جمعرات ایک گروپ گاتھن برگ سے ۷۵ کلومیٹر دور سے مسجد آیا یہ سارے بڑی عمر کے تھے۔ بہت دلچسپی سے اسلامی تعلیمات کو سنا اور دلچسپ سوالات کئے لٹریچر وغیرہ بھی خرید کر لے گئے۔

تیرہ مارچ بروز جمعہ گاتھن برگ سے تیس کلومیٹر دور KUNGSAAKA سے ایک چھٹی کلاس مسجد آئی اس میں ۲۱ طلبہ اور دو استانیاں شامل تھیں اسی دن جمعہ کے وقت ۲۵ طلبہ پر مشتمل ایک گروپ مسجد آیا اور اس نے جمعہ کی کاروائی دیکھی بعد میں ان کے ساتھ سوالات و جوابات کا سلسلہ جاری رہا۔ میں یہ عرض کر دوں کہ اگر کوئی گروپ جمعہ کے وقت مسجد آئے تو ہم خطبہ جمعہ سویڈش اور اردو دونوں زبانوں میں پڑھتے ہیں

سولہ مارچ بروز سوموار ایک گروپ جو ۲۹ طلبہ اور طالبات پر مشتمل تھا مسجد آیا۔

۱۷ر مارچ بروز منگل ۲۵ طلبہ کا ایک وفد مسجد آیا یہ طلبہ بڑی عمر کے تھے انہوں نے بہت دلچسپی سے کاروائی سنی

۱۸ر مارچ بروز بدھ پندرہ طلبہ پر مشتمل ایک وفد مسجد آیا۔

۲۴ر مارچ بروز منگل گاتھن برگ سے پچاس کلومیٹر دور AHINGSAS سے ۳۲ طلبہ کا ایک گروپ مسجد آیا یہ لوگ ایک سپیشل بس پر آئے لٹریچر اور ویو کارڈ بھی خرید کر لے گئے۔

۲۵ر مارچ بروز بدھ چالیس طلبہ پر مشتمل ایک گروپ ۲۵ کلومیٹر دور BOHAS سے مسجد بذریعہ سپیشل بس آیا یہ طلبہ نویں کلاس کے تھے۔

۲۶ر مارچ بروز جمعرات BOHAS سے دو گروپس پچاس طلبہ پر مشتمل مختلف اوقات میں مسجد آئے یہ بھی نویں کلاس کے طلبہ اور طالبات تھے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک سکول میں اسلام پر لیکچر

۲۷ر مارچ کو گاتھن برگ سے ۲۰۰ کلومیٹر دور STROMSTAD سکول کی دعوت پر خاکسار بذریعہ کار برادرم مکرم مسعود احمد صاحب ناظم خدام الاحمدیہ سویڈن کی معیت میں صبح ۱۰ بجے STROMSTAD پہنچا۔ جس ٹیچر نے مجھے فون پر دعوت دی تھی اس سے ملاقات ہوئی۔ [illegible] پونے بارہ بجے تک تیس طلباء کی ایک کلاس جس میں کلاس ٹیچر کو خاکسار نے اسلام کا تعارف کروایا اور جماعت احمدیہ کی خدمات پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے بعض سوالات پہلے سے تیار کر کے خاکسار کو ارسال کر دیئے تھے۔ جن کے جوابات ان کو مہیا کئے گئے۔

بارہ بجے سویڈش ٹیچر کے ساتھ سکول میس میں کھانا کھایا۔ انہوں نے ہمارے لئے سپیشل کھانا تیار کروایا تھا اس میں اسلام کی تعلیم کے خلاف کوئی چیز نہیں تھی۔

ایک بجے سے سوا دو بجے تک دو کلاسیں جن کے طلبہ کی تعداد ساٹھ تھی ایک ہال میں اکٹھی ہو گئیں۔ اور خاکسار نے اسلام کا تعارف کرایا۔ اور پھر ان کے دلچسپ سوالات کا سلسلہ شروع ہوا اللہ تعالیٰ کے فضل سے پروگرام خوب دلچسپ رہا۔

LUNDBY سکول میں لیکچر

یہ لیکچر خاکسار کا دوسری بار کسی سکول میں لیکچر تھا۔ تیس طلباء کی کلاس کو اسلام کے متعلق لیکچر دیا گیا اور بعد میں ان کے سوالات کے جوابات دیئے اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ پروگرام بہت کامیاب رہا۔

۳۰ر مارچ بروز سوموار چار گروپس مسجد آئے ان میں سے تین گوتھن برگ سے نویں کلاس کے طلبہ پر مشتمل تھے۔ جن کی تعداد ۷۵ تھی۔ ایک گروپ شام کو گوتھن برگ سے ۲۰۰ کلومیٹر دور HALMSTAD کے قریب سے آیا یہ سارے بڑی عمر کے تھے اور ان کے ساتھ ایک پادری صاحب بھی تھے جو پہلے بھی مسجد آ چکے ہیں یہ ۱ بجے تک وہ مسجد میں رہے آخر میں ان کی خدمت میں چائے اور کافی پیش کی گئی۔ بہت اچھا اثر لے کر گئے۔ لٹریچر اور ویڈیو کارڈ بھی خرید کر لے گئے۔

۳۱ر مارچ بروز منگل دو گروپس آئے ایک گروپ میں دس طلبہ تھے جو سارے ملکوں سے تھے یہ دو سویڈش افراد کے ساتھ آئے اور دو گھنٹہ تک اسلامی تعلیمات پر بحث کرتے رہے

اسی دن شام کو دو طالبات نویں کلاس کی مسجد میں آئیں انہوں نے بعض سوالات لکھے تھے ان کے جواب حاصل کئے۔ ان گروپس کے علاوہ بعض احباب وقتاً فوقتاً ٹیلی فون پر یا خط لکھ کر لٹریچر منگواتے ہیں اور سوالات کرتے رہتے ہیں اور اسلامی تعلیم سے آگاہی حاصل کرتے ہیں۔

ہفتہ وار درس القرآن

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر ہفتہ کے روز شام ۴½ بجے باقاعدگی سے درس قرآن کریم درس حدیث اور درس ملفوظات ہوتا ہے جس میں اکثر احباب تشریف لاتے ہیں اور فائدہ اٹھاتے ہیں۔

گذشتہ دنوں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تقاریر بر موقع سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ اور جلسہ سالانہ احباب کو سنائی گئیں

سنڈے کلاس

اکثر پاکستانی احباب جن کے بچے ہیں اپنے گھروں میں بچوں کو اسلامی تعلیم دیتے ہیں اور قرآن کریم ناظرہ پڑھاتے ہیں ہمارے بعض لوکل سویڈش احمدی بھائی اپنے بچوں کو مسجد میں بھجواتے ہیں ان بچوں کو قرآن کریم ناظرہ پڑھایا جاتا ہے اور نماز وغیرہ یاد کرائی جاتی ہے چنانچہ اتوار کو دوپہر ۱½ بجے سے ۲ بجے تک یہ کلاس باقاعدگی سے جاری ہے۔

ایک نئے سویڈش پمفلٹ کی اشاعت

ہماری احمدی سویڈش بہن مکرمہ فائزہ صادقہ صاحبہ نے ایک رسالہ کافی دیر سے لکھا ہوا تھا لیکن اس کی اشاعت نہیں ہو سکی تھی اس رسالہ کا عنوان KA"NNIS KOSONEN ہے جس کا اردو ترجمہ "ابن آدم" ہے یہ رسالہ حضرت مسیح علیہ السلام کے صلیب سے زندہ اترنے اور بعد میں بعض ملکوں کی طرف ہجرت کرنے کے مضامین پر مشتمل ہے آخر میں دو لٹریچر بھی دیئے گئے ہیں۔

یہ رسالہ خاکسار نے خود پریس میں جا کر شائع کیا اور خود ہی اس کی فولڈنگ وغیرہ بھی کی یہاں پر یہ سہولت حاصل ہے کہ بعض پرنٹنگ بیورو حکومت کی طرف سے بنے ہوئے ہیں وہاں مختلف تنظیمیں جا کر اپنی پرنٹنگ وغیرہ خود کر سکتی ہیں ہماری جماعت بھی اس کی ممبر ہے بازار سے اگر چھپوائیں تو چار گنا زیادہ رقم خرچ کرنی پڑتی ہے۔ لیکن بہت معمولی خرچ سے خاکسار نے یہ رسالہ شائع کیا اللہ تعالیٰ اس رسالہ کے مفید نتائج برآمد کرے۔

ملائیشیا کے ایک مسلمان کی مسجد میں آمد

۳۱ر مارچ کو ایک گروپ مسجد میں آیا ہوا تھا خاکسار ان کو اسلام کا تعارف کروا رہا تھا کہ اس دوران ایک ملائشین مسلمان دوست مسجد میں تشریف لائے جو کسی کاروبار کے سلسلہ میں سویڈن آئے تھے۔ مسجد میں انہوں نے نماز ادا کی اور چونکہ وہ بہت جلدی میں تھے اور خاکسار گروپ کے ساتھ مصروف تھا اس لئے ان کے ساتھ پوری طرح بات چیت نہ کر سکا۔

ایک سویڈش کی آمد

یکم اپریل کو ایک سویڈش دوست جو کہ گاتھن برگ سے باہر رہتے ہیں مسجد آئے اور احمدیت کے متعلق معلومات حاصل کیں انہوں نے بتایا کہ وہ بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ہجرت پر یقین رکھتے ہیں اور یہ کہ وہ ہندوستان میں مدفون ہیں انہوں نے لٹریچر وغیرہ بھی خریدا اور دوبارہ مسجد میں آنے کا وعدہ بھی کیا

جماعت احمدیہ مالمو کا ماہانہ اجلاس

مارچ کے شروع میں جماعت احمدیہ مالمو نے اپنا ماہانہ اجلاس کیا۔ جس کی صدارت مکرم عبدالرؤف خان صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ مالمو نے کی مکرم خان صاحب نے اپنے جلسہ قادیان و ربوہ کے حالات سنائے اور سلائیڈز دکھائیں۔

آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری حقیر مساعی کو قبول کرے اور اور خاکسار کی زبان میں برکت ڈالے اور بہتر رنگ میں خدمت بجا لانے کی توفیق عطا کرے آمین

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ
روزنامہ الفضل ربوہ
خود خرید کر پڑھے (مینجر)

آہ مولانا غلام احمد صاحب فرخ

(مکرم قریشی عبدالرحمان صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ اضلاع سکھر و جیکب آباد)

مکرم مولانا غلام احمد صاحب فرخ ۱۹۳۹ء میں سکھر بطور مربی متعین ہوئے یہ عاجز ۱۹۳۶ء سے سکھر میں مقیم ہے مکرم مولانا مرحوم سے تادم واپسیں رفاقت کی سعادت نصیب ہوئی بے شمار مواقع پر محترم مولانا کے ساتھ جلسوں اور اجتماعوں میں ساتھ رہنے کی توفیق ملی جب آپ کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فجی بطور مبلغ بھجوایا اس عرصہ میں بھی اس عاجز کے ساتھ باقاعدہ خط و کتابت رہی۔ مرحوم اردو اور سندھی میں بلا تکلف تقریر و تحریر کر سکتے تھے سندھ میں آپ بڑے مقبول مبلغ تھے آپ کئی کتابوں کے سندھی زبان میں مصنف بھی تھے۔ آپ نے کئی مناظرے بھی کئے آپ دعاگو۔ تہجد گزار بزرگ تھے۔ اس عاجز نے قریب سے آپکا عبادات میں انہماک دیکھا ہے جو کہ قابل رشک تھا۔ تقریباً ہر ماہ ہر جماعت کا دورہ فرماتے تھے۔ آپ کی وفات کی خبر سن کر متعدد احباب نے خود سکھر آ کر مجھ سے تعزیت فرمائی ہے اور بعض کے خطوط آئے ہیں جن سے پیار اور محبت کا اظہار ہوتا ہے۔ مرحوم میدان جہاد میں تادم واپسیں کام کر کے حضرت اقدس کے اس شعر کے مصداق ہوئے

؎ جانم فدا شود بہ رہِ دینِ مصطفےٰ ——— ایں است کام دل اگر آید میسرم

آپ کی طویل رفاقت کے بعد اچانک رحلت نے دل ہلا کر رکھ دیا ہے۔ الحمدللہ کہ اس نے مرحوم کو آخری آرام گاہ تک پہنچانے کی سعادت عطا فرمائی۔

اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات کو بلند کرے اور آپ کے بچوں کو ہمیشہ اپنی امان میں رکھے آپ میدان اصلاح و ارشاد میں اپنی فدائیت کی وجہ سے ہمیشہ یاد رہیں گے آپ نے میدان جہاد میں جان دے کر بتا دیا

؎ جان دی۔ دی ہوئی اسی کی تھی حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

اللہ تعالیٰ ہم لوگوں کو بھی ایسی خدمت دین کی لگن لگا دے۔ آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قرآنِ حکیم کی لازوال عظمت

(مکرم محمد طفیل صاحب مرزا - ایم - اے / لاہور)

جب سے ملک آزاد ہوا ہے اسکی ترقی کے لئے جہاں اور بہت سارے اقدامات کئے گئے تقریباً ہر دور میں تعلیمی بحران کا رونا رویا گیا اور اس کے فروغ کے لئے ہر ممکن کوششیں کی گئیں ماضی میں تعلیم کو قومیایا گیا تاکہ اس کا معیار بہتر ہو۔

موجودہ حکومت نے نجی شعبے کو دعوت دی تاکہ اسے فروغ حاصل ہو آج کل ہر دوسرے مکان پر انگریزی اور یورپین طرز کے ناموں سے موسوم بورڈ دکھائی دیتے ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سرورِ کونین فخرِ موجودات نے فرمایا کہ تعلیم حاصل کرو، چاہے اس کیلئے تمہیں چین اور جاپان کا سفر کیوں نہ کرنا پڑے۔ نیز یہ کہ دنیا کے تمام علوم کو حاصل کرنے کی تلقین فرمائی لیکن ان سارے علوم کی حیثیت قرآن پاک کی تعلیم کے بعد تو متعین کی جا سکتی ہے اس کی برابری کی بھلا کہاں مجال

جب ہم کسی کتاب کو پڑھنے کا ارادہ کرتے ہیں تو سب سے پہلے اس کے مصنف کا نام جاننا چاہتے ہیں کیونکہ مصنف کا نام ہی اُسکی تصنیف کی سند ہوا کرتا ہے اور جس کتاب کا مصنف خود خدا ہو اور جس کے بیان کے لئے سرورِ کونین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک منتخب ہو اُس کی سند اور عظمت میں کیا شک ہو سکتا ہے! اسی سلسلے میں خدا تعالیٰ فرماتے ہیں۔

وَاِنَّهٗ لَتَنْزِيْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝

(الشعراء: ۱۹۳)

(اور یقیناً یہ (قرآن) رب العلمین خدا کی طرف سے اُتارا گیا ہے۔)

جب عظیم کتاب کو خدا نے اتارا ہو اور اس کے معلم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہوں اُسکی فضیلت اور افادیت کس قدر عظیم ہو سکتی ہے اس کا اندازہ کچھ وہی لوگ کر سکتے ہیں جنہوں نے اسے محبت، شوق اور پورے انہماک سے پڑھا اور سمجھا ہو۔

ہماری قوم کی کیا یہ بدقسمتی نہیں کہ علم کا خزانہ ہمارے لئے نازل ہوا اور ہم ہیں کہ اس سے منہ موڑ کر مغربی زبانوں کو اپنا محبوب بنائے ہوئے ہیں۔

کاش ہم نے قرآن مجید کے علم کو باقی تمام علوم کے حصول پر فوقیت دی ہوتی۔ اسکی فضیلت کا ذکر تو خود باری تعالیٰ ان پیارے الفاظ میں فرماتے ہیں

هٰذَا ذِكْرُ مَنْ مَّعِيَ وَذِكْرُ مَنْ قَبْلِيْ ؕ

(الانبیاء: ۳۵)

یہ قرآن تو ان کے لئے بھی جو میرے ساتھ ہیں شرف کا موجب ہے اور جو مجھ سے پہلے گزر چکے ہیں ان کے لئے بھی شرف کا موجب ہے۔

قرآن حکیم کا محبت و جذب سے مطالعہ کریں تو اس میں ہمیں دنیا بھر کے علوم ملیں گے۔ اس میں فلسفۂ حیات بھی ہے۔ اس میں سائنس بھی ہے۔ انسانی نفسیات بھی۔ ہدایات بھی۔ احکام بھی غرضیکہ ایک عظیم فلاحی معاشرے کی تعمیر کے لئے مکمل راہنمائی بھی اور برائیوں میں پڑ کر اپنا ہی نقصان کر لینے کے سلسلے میں انتباہ بھی۔

بجائے اس کے کہ ہم علوم کے اس خزانے سے استفادہ کرتے ہم الٹا ان جھمیلوں میں پڑ گئے کہ یہ خدا کا کلام بھی ہے کہ نہیں یا یہ کہ اس کی کچھ آیات نعوذ باللہ منسوخ ہیں۔

افسوس کہ کفار نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر ایسے اعتراض کئے تو خدا تعالیٰ نے ان کے جواب میں فرمایا

"اے نبی! ایسے لوگوں سے کہہ دیں کہ اگر وہ اسے (قرآن) خدا کا کلام نہیں سمجھتے تو اس کے برابر کوئی ایک آیت ہی بنا لائیں۔

سو وہ نہ بنا سکے اور ذلیل و خوار ہوئے

بعض حضرات کا یہ خیال ہے کہ قرآن مجید مکمل طور پر ہم تک نہیں پہنچا ان کے اس وسوسے کو دور کرنے کے لئے خود خدا تعالیٰ قرآن پاک میں فرماتے ہیں۔

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ

(الحجر آیت ۱۰)

یقیناً اسے (قرآن) ہم نے نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔

جو بدنصیب لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ قرآن مجید کی کچھ آیات منسوخ ہیں ان کی تسلی خود قرآن کی مندرجہ ذیل آیت سے ہو سکتی ہے۔

مَا نَنْسَخْ مِنْ اٰيَةٍ اَوْ نُنْسِهَا نَاْتِ بِخَيْرٍ مِّنْهَآ اَوْ مِثْلِهَا (البقرہ: ۱۰۷)

(جس کسی پیغام کو ہم منسوخ کر دیں یا بھلوا دیں تو اس سے بہتر یا اس جیسا (پیغام) ہم (دوبارہ دنیا میں) لے آتے ہیں۔

اس آیت سے کم علم لوگوں نے یہ سمجھ لیا کہ شائد قرآن کی کوئی آیت منسوخ ہو سکتی ہے نعوذ باللہ۔

اس آیت کا تو واضح مطلب یہ ہے کہ قرآن پاک سے پہلے جو کتابیں انبیاء پر نازل ہوئیں اُن پر عمل کو منسوخ کر دیا گیا اور بہترین اور مکمل کتاب قرآن فرقان کی شکل میں نازل فرمائی گئی تاکہ ہر قسم کے علوم مکمل ہو کر اسلام کی مکمل شکل سامنے آئے۔ خدا تعالیٰ نے جس قرآن پاک کو فرقان کے نام سے موصوف فرمایا ہو اور جس کے پڑھنے اور غور سے سننے کو بھی باعث رحمت قرار دیا ہو۔ اُس کے بارے میں کوئی ایسی بات بھی کرنا جس سے اس کی عظمت اور فضیلت میں معمولی سی کمی کا احساس ہو گناہ عظیم ہے۔

ہم قرآن پاک کے علوم کو اپنی زندگی کا مقصد بنا کر حاصل کریں تو ہمارے ذہنوں میں شک و شبہ کی بجائے انوار کی ایسی بارش ہو جس کے ذریعے ہم صرف خود ہی نہیں دوسری قوموں کو بھی فیضیاب کر سکیں اور یہی دراصل ہمارا مقصدِ حیات ہے۔

وما علینا الا البلاغ۔

قرارداد تعزیت

ہم ممبران جماعت احمدیہ کنری ضلع تھرپارکر محترم مولانا غلام احمد صاحب فرخ کی اچانک وفات پر گہرے رنج اور افسوس کا اظہار کرتے ہیں۔

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ

محترم مولانا کا قیام کنری میں کافی لمبا عرصہ رہا اس لحاظ سے خدام و اطفال سے آپ کا قریبی تعلق تھا جب کبھی آپ رخصت پر تشریف لاتے تو آپ یہاں بھی تعلیم و تربیت میں مشغول ہو جاتے۔

آپ انتھک اور محنتی بزرگ تھے ذرائع آمد و رفت کے محدود ہونے کے باعث میلوں پیدل چلتے مرحوم نے بڑی محنت سے سندھی زبان سیکھ کر جماعت کے لئے اچھا خاصا تبلیغی لٹریچر چھوڑا۔ جو ہمیشہ آپ کی یادگار رہے گا

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ آپ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے جماعت کو آپکا نعم البدل عطا کرے۔ نیز مرحوم کے لواحقین کو صبرِ جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین۔

خادم حسین

(ممبران جماعت احمدیہ کنری سندھ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضور ایدہ اللہ کے مقرر فرمودہ ٹارگٹ کے حصول کیلئے

نمایاں وعدہ جات:-

تحریک جدید سال ۴۷ء ..... (قسط نمبر ۴)

۱-	مکرم چوہدری عنایت اللہ صاحب	دار الیمن ربوہ	۱۲۲۰ — ۰۰
۲-	" خان غلام احمد خان صاحب	نیکڑی ایریا "	۵۰۰ — ۰۰
۳-	" میجر مبشر احمد صاحب مجوکہ	"	۵۵۰ — ۰۰
۴-	" خواجہ عبد المومن صاحب دار البرکات	"	۶۱۰ — ۰۰
۵-	" محمد ادریس صاحب	"	۵۰۰ — ۰۰
۶-	" خان نصیر احمد خان صاحب دار النصر غربی	"	۵۰۰ — ۰۰
۷-	" چوہدری نور احمد صاحب پنشنر	"	۵۵۰ — ۰۰
۸-	" الحاج عمر احمد صاحب	دار السلام غربی "	۵۲۰ — ۰۰
۹-	" سید قربان حسین شاہ صاحب	"	۵۷۵ — ۰۰
۱۰-	" ڈاکٹر فیض اللہ خان صاحب	"	۶۰۰ — ۰۰
۱۱-	" سید نعیم احمد شاہ صاحب	دار الیمن "	۷۰۰ — ۰۰
۱۲-	" چوہدری رحمت علی صاحب	"	۵۰۰ — ۰۰
۱۳-	" چوہدری محمد انور صاحب	"	۵۲۵ — ۰۰
۱۴-	" چوہدری محمد شریف صاحب	ناصر آباد کالونی "	۵۰۰ — ۰۰
۱۵-	" محمود احمد صاحب بشیر	جھنگ صدر	۱۰۰۰ — ۰۰
۱۶-	" الحاج محمد عبد اللہ صاحب پنشنر	"	۱۰۰۰ — ۰۰
۱۷-	" چوہدری نثار احمد صاحب	"	۱۰۰۰ — ۰۰
۱۸-	" میاں شریف احمد صاحب		۱۱۶۰ — ۰۰
۱۹-	" رانا محمد اکرم صاحب		۱۰۰۰ — ۰۰
۲۰-	" ڈاکٹر محمد بخش صاحب		۱۰۵۰ — ۰۰

(باقی) (وکیل المال اول تحریک جدید - ربوہ)

تربیتی کلاس واہ کینٹ

۲۳ مارچ کو مجلس خدام الاحمدیہ واہ کینٹ کے زیر اہتمام یک روزہ تربیتی کلاس کا انعقاد عمل میں آیا۔ بہت سے غیر از جماعت احباب نے بھی شرکت فرمائی۔

صبح دس بجے تلاوت کلام پاک عمدہ اور نظم کے ساتھ کارروائی کا آغاز ہوا۔ مکرم محمد نواز صاحب سیال معتمد مقامی نے "اخلاقی باتیں" مکرم سعید احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ مقامی نے "بچوں سے حضرت اقدس کا حسن سلوک" کے عنوان سے اور مکرم مولوی دین محمد صاحب شاہد ایم۔ اے نے "جماعت احمدیہ کے شاندار مستقبل میں بچوں کا کردار" کے عنوان سے خطاب فرمایا۔

بعد ازاں علمی اور ورزشی مقابلوں کا انعقاد ہوا۔ نماز ظہر کے بعد ۲۳ مارچ کے خصوصی دن کے سلسلہ میں جلسہ منعقد ہوا اور بعدہٗ تقسیم انعامات کی تقریب منعقد کی گئی۔ عزیزم کبیر احمد چغتائی۔ محمود احمد اور اجمل بٹ کو مثالی فعل کے انعامات دیئے گئے۔

(لئیق احمد چغتائی قائد مجلس خدام الاحمدیہ واہ کینٹ)

ضروری تصحیح

الفضل مجریہ ۳ مئی ۸۱ء کے صفحہ ۵ پر دعائے مغفرت کے زیر عنوان محترم چوہدری محمد حیات صاحب مانگٹ مرحوم آف مانگٹ اونچے ضلع گوجرانوالہ کے ایک بیٹے کا نام غلطی سے فیض حیات مانگٹ چھپ گیا ہے جو درست نہیں اصل نام تیسر ہمایوں مانگٹ ہے احباب تصحیح فرما لیں۔ (ادارہ)

فضل عمر درس القرآن کلاس

۱۵ اگست تا ۲۱ اگست ربوہ میں منعقد ہوگی

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ فضل عمر درس القرآن کلاس جو ہر سال موسم گرما کی تعطیلات میں منعقد ہوتی ہے۔ انشاء اللہ ۱۵ اگست تا ۲۱ اگست ۱۹۸۱ء مرکز سلسلہ ربوہ میں منعقد ہو گی۔ امراء، صدر صاحبان اور مربیان سلسلہ سے درخواست ہے کہ وہ ابھی سے جماعتوں میں تحریک شروع کر دیں کہ اس میں زیادہ سے زیادہ طلباء و طالبات شامل ہوں۔ کلاس میں شمولیت کے لئے کم سے کم معیار مڈل پاس ہے۔ عمر کی کوئی پابندی نہیں۔ شامل ہونے والے طلباء و طالبات کے قیام و طعام کا انتظام مرکز کی طرف سے کیا جاتا ہے۔

یہ کلاس جس میں دو ہفتوں تک قرآن و حدیث کا درس دیا جاتا ہے۔ حضور ایدہ اللہ کی زیر نگرانی گذشتہ سترہ سال سے جاری ہے۔ اس کے تین معیار ہیں۔

۱- معیار اول:-

جو بی۔ اے یا اس سے اوپر تعلیم رکھنے والوں کے لئے ہے۔

۲- معیار دوم:-

جو میٹرک سے اوپر مگر بی۔ اے سے کم تعلیم رکھنے والوں کے لئے ہے۔

۳- معیار سوئم:-

جو میٹرک سے کم مگر مڈل سے اوپر تعلیم رکھنے والوں کے لئے ہے۔

ہر معیار کے لئے الگ الگ نصاب مقرر ہے جس کی تدریس کے لئے قابل اساتذہ کی خدمات حاصل کی جاتی ہیں۔

کلاس کے اختتام پر ہر معیار کا الگ الگ امتحان ہوتا ہے اور اول، دوم، سوئم پوزیشن حاصل کرنے والوں کو انعامات دیئے جاتے ہیں۔

شمولیت کے خواہشمند طلباء اپنے صدر جماعت سے اور طالبات صدر لجنہ اماء اللہ سے رابطہ پیدا کریں۔

(ریڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد (تعلیم القرآن)

دعائے مغفرت

میرے خسر محترم ٹھیکیدار محمد یعقوب صاحب ممبر مرینٹ ولد ٹھیکیدار محمد اکبر صاحب بٹالوی (یکے از ۳۱۳ اصحاب حضرت اقدس) یکم مئی ۱۹۸۱ء کو بوقت چار بجے صبح ایک دن کی معمولی علالت کے بعد اس دار فانی سے رحلت فرما گئے۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

مرحوم قادیان اور پھر چنیوٹ میں ایک عرصہ تک عمارتی لکڑی کی تجارت کرتے رہے اور اپنی دیانت نیکی اور تقویٰ کی وجہ سے اپنوں اور غیروں میں احترام کی نظر سے دیکھے جاتے تھے۔

اسی دن بعد نماز عصر مسجد اقبال دار النصر غربی ربوہ کے قریب میدان میں والد محترم مولوی محمد حسین صاحب مربی سلسلہ احمدیہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ جس میں اعزہ و اقرباء کے علاوہ اہالیان ربوہ کی ایک بڑی تعداد نے شرکت فرمائی اور بعدہٗ موصی ہونے کی وجہ سے بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔

مرحوم نے اپنے پیچھے ایک لڑکا اور تین لڑکیاں پسماندگان میں چھوڑی ہیں احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے قرب میں بلند مقام عطا فرمائے اور جملہ پسماندگان کو صبر و استقامت کی توفیق بخشے۔ آمین۔

(صوبیدار میجر محمد حنیف پنشنر
۱۰/۹ دار النصر غربی۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست عطیہ دہندگان برائے علاج نادار مریضان

فضل عمر ہسپتال ربوہ

(از یکم اکتوبر ۱۹۸۰ء تا ۳۰ جنوری ۱۹۸۱ء)

(۱۱)

مولوی محمود احمد صاحب چیمہ مبلغ انڈونیشیا	دارالصدر جنوبی	ربوہ	۰۰ —	۵۰
عنایت بیگم صاحبہ اہلیہ بابو محمد بشیر صاحب	//	//	۰۰ —	۲۵
اہلیہ مرزا عبدالحمید صاحب	//	//	۰۰ —	۸۰
امۃ الرشید صاحبہ اہلیہ مرزا خلیل احمد صاحب	//	//	۰۰ —	۱۰۰
اہلیہ فضل کریم صاحب	//	//	۰۰ —	۱۰
طاہرہ پروین صاحبہ	//	//	۰۰ —	۱۰
نصرت بیگم صاحبہ گیسٹ ہاؤس انصار اللہ	//	//	۰۰ —	۵۰
ملک وسیم احمد صاحب	دارالصدر شمالی	//	۰۰ —	۲۰
بیگم صاحبہ کرنل محمود احمد صاحب	//	//	۰۰ —	۳۰
اہلیہ صاحبہ محمد احمد صاحب سنوری	//	//	۰۰ —	۵۲
چوہدری ظفر احمد صاحب	//	//	۰۰ —	۱۰
سید بشیر احمد صاحب	//	//	۰۰ —	۵۰
نوید احمد صاحب	//	//	۰۰ —	۱۰
امۃ السلام صاحبہ از طرف والدہ	//	//	۰۰ —	۲۰۰
// // // والد	//	//	۰۰ —	۱۰۰
// // // پھوپھی صاحبہ	//	//	۰۰ —	۲۰۰
محمد احمد صاحب سنوری	//	//	۰۰ —	۱۰
رشید احمد صاحب	//	//	۰۰ —	۲۵
حفیظ احمد صاحب پسر چوہدری محمد مختار صاحب انجینئر	//	//	۰۰ —	۱۰
بابو محمد شریف صاحب از بلقیس بیگم صاحبہ	//	//	۰۰ —	۱۵
سیدہ نظیر فاطمہ صاحبہ اہلیہ پروفیسر محمد ابراہیم صاحب ناصر	//	//	۰۰ —	۳۰
محمد مسعود خان صاحب پسر شریف خان صاحب	//	//	۰۰ —	۱۰
بشریٰ یاسمین صاحبہ بنت چوہدری بشیر احمد صاحب	//	//	۰۰ —	۱۰
محمد شریف صاحب چیمہ	//	//	۰۰ —	۲۰
بشارت احمد صاحب	//	//	۰۰ —	۵۰
مبارک احمد صاحب ولد بشارت احمد صاحب پراچہ	//	//	۰۰ —	۵۰
محمد بشیر صاحب طارق	//	//	۰۰ —	۵۰
حمید احمد صاحب	دارالصدر شرقی	//	۰۰ —	۱۰
صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب	//	//	۰۰ —	۱۰۰
فاطمہ صاحبہ والدہ تاج الدین صاحب	//	//	۰۰ —	۱۰۰
سیدہ امۃ الحی صاحبہ بنت ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب	//	//	۰۰ —	۱۰۰
ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب	//	//	۰۰ —	۲۰
محمد عمر فاروق صاحب منجانب والدہ مرحومہ	//	//	۰۰ —	۲۵
// // // والد صاحب	//	//	۰۰ —	۱۵
مولوی نذر احمد خان صاحب	//	//	۰۰ —	۱۰
امۃ المجید صاحبہ بنت عبدالسلام صاحب	//	//	۰۰ —	۱۰۰
شعیب احمد صاحب	//	//	۰۰ —	۳۵
سید مسعود مبارک صاحب	//	//	۰۰ —	۵۰
قاضی محمد عبداللہ صاحب مرحوم	//	//	۰۰ —	۱۰

(باقی)

اعلانات نکاح

مورخہ ۱۸/۴/۸۱ کو برادرم مبشر احمد صاحب وسیم باسل کریانہ سٹور لطیف آباد ابن چوہدری شریف احمد صاحب کاہلوں آف بشیر آباد فارم کا نکاح ہمراہ عزیزہ نصرت طاہرہ بنت چوہدری نذیر احمد صاحب مرحوم (بھانجی چوہدری محمد اسلم صاحب کمیشن ایجنٹ میرپور خاص) سے مبلغ دس ہزار روپیہ حق مہر پر مکرم مولوی محمد اشرف صاحب ناصر شاہد مربی سلسلہ احمدیہ مقیم حیدر آباد نے میرپور خاص میں پڑھایا۔ اس موقع پر آپ نے مناسب وعظ تلقین بھی فرمائی۔ اسی روز تقریب رخصتانہ عمل میں لائی گئی۔ اور دوسرے روز ۱۹/۴ کو بشیر آباد فارم میں چوہدری شریف احمد صاحب نے دعوت ولیمہ کا اہتمام فرمایا جس میں احمدی احباب اور دیگر دوستوں نے شرکت فرمائی۔ احباب دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو جانبین کے لئے باعث برکت و سعادت بنائے۔

(منصور احمد کاہلوں ایم۔اے۔ لطیف آباد ۸ حیدر آباد)

۲۔ مورخہ ۲۰ اپریل ۸۱ء کو شیخ محمد احمد صاحب مظہر امیر جماعت احمدیہ فیصل آباد نے خاکسار کی ہمشیرہ عزیزی گل نسرین صاحبہ بنت چوہدری نذیر حسین صاحب کا نکاح چوہدری فاروق احمد صاحب ابن چوہدری مبشر احمد صاحب آف گوٹھ فتح پور ضلع سانگھڑ کے ہمراہ گیارہ ہزار حق مہر پر ۱۸/۴ - دارالعرفان مسعود آباد فیصل آباد میں پڑھایا اور پُرسوز دعا کروائی۔ اگلے روز رخصتانہ عمل میں آیا۔

احباب جماعت سے اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے درخواست دعا ہے اللہ تعالیٰ اس کے نیک ثمرات پیدا کرے۔"

(بشیر حسین تنویر ناظم تربیت مجلس خدام الاحمدیہ دارالذکر فیصل آباد)

کراچی میں الفضل کی توسیع اشاعت کیلئے تعاون کی درخواست

◉ کراچی میں روزنامہ اخبار الفضل کا ہر احمدی کے گھر میں آنا بچوں کی تربیت دینی و علمی معلومات میں اضافہ اور تبلیغی اغراض کیلئے بہت ضروری ہے۔ اس کے علاوہ الفضل کے ذریعہ مرکز کی خبروں اور ہدایات کی بروقت اطلاع بھی ملتی رہتی ہے۔ اس لئے اس کا باقاعدگی سے پڑھنا اور اس کی توسیع اشاعت کے لئے ہر احمدی کا تعاون ضروری ہے۔ جماعت احمدیہ کراچی کے حلقہ جات کے صدر صاحبان سے گذارش ہے کہ وہ اپنے حلقہ میں دیگر جماعتی و تربیتی امور کے ساتھ ساتھ اس امر کا بھی جائزہ لیں کہ کتنے گھروں میں اخبار الفضل نہیں آرہا۔ پھر انہیں تحریک کرکے اخبار جاری کرانے کی کوشش کی جائے۔ صدر صاحبان مستحق دوستوں کے نام رعایتی چندہ کے ساتھ اخبار الفضل جاری کرانے کی سفارش بھی کر سکتے ہیں۔

◉ امید ہے کہ کراچی کے احباب جماعت احمدیہ کراچی اور کراچی کے ذیلی تنظیموں کے جملہ عہدیداران اپنی خاص مساعی سے روزنامہ الفضل کی توسیع اشاعت میں ہر لحاظ سے تعاون فرما کر ثواب دارین حاصل کریں گے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

(گیانی عباد اللہ مینیجر روزنامہ الفضل۔ ربوہ)

شعبہ تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے اعلانات

مرکزی امتحانات انشاء اللہ العزیز ۵ر جون ۱۹۸۱ء بروز جمعہ منعقد ہوں گے۔

۲۔ ماہ مئی کے مطالعہ کی کتاب "الفاتح قدسیہ" اور ماہ جون کے مطالعہ کی کتاب "اسلامی اصول کی فلاسفی" ہے۔

۳۔ مرکزی مقالہ بعنوان جنگ موتہ و غزوہ تبوک۔ حجم دس ہزار الفاظ۔
اوّل انعام -/۷۰۰ روپے دوم انعام -/۵۰۰ روپے سوم انعام -/۳۰۰ روپے
آخری تاریخ ۳۱ر جولائی ۱۹۸۱ء۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خصوصی پیغام

بقیہ صفحہ اوّل

رکھے جانے کی سعادت اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائی۔ اسلامی لٹریچر بڑے وسیع پیمانہ پر شائع ہونا شروع ہو چکا ہے۔ مختلف زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم معہ متن شائع کرنے کی تیاریاں پورے زور سے جاری ہیں۔ لاکھوں لاکھ سیاح ہر سال مختلف ممالک کا دورہ کرتے ہیں۔ ان کو اسلام سے روشناس کرانے کے لئے ہر ملک کی اپنی زبان میں فولڈرز شائع کرنے کا سلسلہ بھی شروع کر دیا گیا ہے۔ اسی طرح حقوق طلباء کی ادائیگی کے لئے ایک بہت بڑی تعلیمی سکیم پر عمل درآمد شروع ہو چکا ہے۔

غرض کچھ کام ہو چکے ہیں کچھ زیر تکمیل ہیں اور کچھ آئندہ کرنے ہیں یہ سب آپ سے مالی قربانی کا مطالبہ کرتے ہیں۔ میں اپنے پیارے بھائیوں اور بہنوں سے اس پیغام کے ذریعہ یہ خواہش رکھتا ہوں کہ مالی قربانیوں کے آٹھویں مرحلہ میں وہ پچھلے تمام مراحل سے نمایاں طور پر زیادہ مالی قربانی پیش کر کے عند اللہ ماجور ہوں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

غلبۂ اسلام کے اس عظیم منصوبہ کی کامیابی کے لئے جیسا کہ میں شروع سے ہی اس بات پر زور دیتا چلا آ رہا ہوں۔ دعاؤں کی بھی بہت ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حضور سربسجود رہیئے اور دعائیں کرتے چلے جائیے اللہ تعالیٰ ہمیں کامیابیوں سے ہمکنار فرمائے۔ آمین

والسلام

دستخط مرزا ناصر احمد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اصلاح وارشاد کا مؤثر ذریعہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے امسال سلائیڈز لیکچرز کے ذریعہ ۵۰ مجالس نے اصلاح وارشاد کے مؤثر پروگرام بنائے ہیں۔ جن سے غیر از جماعت احباب نے بھی خوب استفادہ کیا ہے۔ اور ہماری نئی نسل کے ذہنوں میں بھی اس سے جلا پیدا ہوئی۔ دیگر مجالس بھی اس طرف توجہ فرمائیں اور دوسری سہ ماہی میں کم از کم ایک بار سلائیڈز لیکچر کا انتظام فرمائیں۔

نیز جن دوستوں کو سلائیڈز کی ضرورت ہو تو وہ بھی مل سکتی ہیں۔ بلکہ ایک عمدہ سلائیڈز پروجیکٹر بھی قابل فروخت ہے۔

(قائد اصلاح وارشاد مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

تقریب رخصتانہ

مورخہ ۲۱ اپریل ۱۹۸۱ء کو بعد نماز عصر مکرمی ومحترمی شیخ محمد احمد صاحب مظہر امیر جماعت احمدیہ فیصل آباد نے چوہدری غلام مصطفےٰ کاہلوں صاحب ریٹائرڈ ٹیکسیشن آفیسر کی صاحبزادی عزیزہ طاہرہ زکیہ کا نکاح ہمراہ عزیزم مکرم محمد رفیق کھرل ابن چوہدری ناظر حسین صاحب آف سانگلہ ہل مسجد فضل فیصل آباد میں دو ہزار روپیہ حق مہر پر

اخبار احمدیہ۔ بقیہ صفحہ اوّل

اور کمزوری کی وجہ سے ناساز ہے۔

احباب کرام التزام سے حضرت سیدہ ممدوحہ کی صحت یابی کے لئے دعائیں کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ پر اپنا فضل کرے اور کامل شفایابی عطا کرے آمین۔

۔۔ محترمہ صاحبزادی امۃ الجمیل بیگم صاحبہ بنت سیدنا حضرت المصلح الموعود رقم فرماتی ہیں۔

میری نند بیگم چوہدری عبداللہ خان صاحب بنت حضرت چوہدری فتح محمد صاحب سیال جو بیماری کی وجہ سے لاہور ہسپتال میں داخل ہیں جسمانی لحاظ سے کمزور ہو گئی ہیں طبیعت پہلے سے خراب ہے۔ بخار ۱۰۱ درجے ہے۔ احباب جماعت سے خصوصی اور دردمندانہ دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

۔۔ محمد اشرف صاحب ناصر مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ حیدرآباد کو ۲۹ اپریل کی شام کو دل کا حملہ ہو گیا تھا جس سے وہ بے ہوش ہو گئے تھے۔ ان کو سول ہسپتال میں ایمرجنسی پرائیویٹ وارڈ میں داخل کرا کر علاج کرایا جا رہا ہے۔ اب ان کی حالت پہلے سے بہتر ہے۔ لیکن کمزوری بہت ہے۔ تمام بزرگان سلسلہ اور دوستوں سے درخواست ہے کہ مکرم مربی صاحب کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

عبدالغفار امیر ضلع حیدرآباد

۔۔ خاکسار کی محترمہ والدہ صاحبہ (اہلیہ مکرم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے درویش مؤلف اصحاب احمد قادیان) میں اور خواہر نسبتی (اہلیہ برادرم ملک عبدالسلام خان صاحب) مردان بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے ہر دو کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

ملک رشید الدین انور احمدی مینیجر نیشنل بنک آف پاکستان

ایس۔ آر۔ سی۔ پی برانچ بھائی پھیرو ضلع قصور

۔۔ پڑھا۔ مورخہ ۲۴ اپریل ۱۹۸۱ء بروز جمعۃ المبارک بعد نماز عصر عزیزہ موصوفہ کا رخصتانہ چوہدری غلام مصطفےٰ صاحب کے مکان ۱۲۰۔ گلبرگ کا لوتی عمل میں آیا۔ جملہ احباب بہمیت خاکسار نے دعا کرائی۔

بزرگان سلسلہ و دیگر احباب کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے خیر و برکت کا موجب بنائے اور مثمر ثمرات حسنہ کرے آمین

غلام دستگیر ایڈووکیٹ

نائب امیر جماعت احمدیہ فیصل آباد

مایوس و پریشان مریض

خاص جرمن و امریکن ہومیوپیتھک و بایوکیمک ادویات سے کامیاب اور مکمل سائنٹیفک علاج کے لئے تشریف لائیں یا بذریعہ ڈاک دوا طلب فرمائیں۔

شاہ ہومیوپیتھک اسٹور

رحمت بازار ربوہ

نظام کریم

چہرے کی خوبصورتی کیلئے

دواخانہ حکیم نظام جان

پوسٹ بکس نمبر 222

چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ فون نمبر 73997

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

ٹھیکہ قابل کاشت اراضی

شہر جھنگ سے ۲۰ میل پختہ سڑک کے قریب ۲۰۰ ایکڑ زمین جس میں سے ۱۱۸۰ ایکڑ قابل کاشت ہے اور بجلی سے چلنے والے دو بڑے ٹیوب ویل بھی جس میں لگے ہوئے ہیں۔ ٹھیکہ پر دینا مطلوب ہے۔ بہتر ہوگا کہ کپاس کی کاشت سے پہلے پہلے تصفیہ فرما لیا جائے۔

خواہشمند احباب مندرجہ ذیل پتہ پر رابطہ قائم فرما سکتے ہیں۔

بخ معرفت منیجر روزنامہ الفضل ربوہ